www.KitaboSunnat.com

از: غازی عزیر

غیر مسلم غیر کتابی باورچی کے تیار کردہ کھانے کا حکم

چند ضروری معروضات

ماہنامہ "محدث" لاہور کا تازہ شمارہ[1] پیش نظر ہے۔ اس شمارہ میں محترم مولانا عبد السلام کیلانی صاحب، حفظہ اللہ، کا ایک فتویٰ "غیر مسلم، غیر کتابی باورچی کے تیار کردہ کھانے کا حکم" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ تقریباً ڈھائی سال قبل ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ایک بیان سے یہ مسئلہ یہاں سعودی عرب میں بعض مسلمانوں کے درمیان نزاعی صورت اختیار کر گیا تھا۔ غالباً اسی دوران ایک دردمند ہندوستانی مسلمان جناب افضل الرحمٰن محبوب شریف صاحب بنگلوری نے اس مسئلہ میں رہنمائی کی غرض سے چند دوسرے مکاتبِ فکر کے علماء کے ساتھ ادارہ "محدث" کی طرف بھی رجوع کیا تھا۔ جس کا جواب ادارہ "محدث" کی طرف سے بہت تاخیر سے موصول ہوا ہے۔ جناب افضل الرحمٰن صاحب کی خواہش اور مسلسل اصرار پر اس نزاع کو رفع کرنے اور باہمی اتحاد و اتفاق کی فضاء کو برقرار رکھنے کے لیے وقتی طور پر، راقم نے یکم مئی ۱۹۸۶ء کو ایک مضمون زیر عنوان: "غیر اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ" لکھا تھا بعدہٗ بعض حلقوں کی طرف سے اس پر جو اعتراضات موصول ہوئے ان کا جواب ۱۲ مئی ۱۹۸۶ء کو علیحدہ ایک مضمون: "غیر مسلمین کے ساتھ موالات کا حکم (استدراک)" کی شکل میں مرتب کیا تھا۔ مذکورہ

[1] ماہنامہ محدث لاہور ج ۱۹ عدد ۸ صفحہ ۲۲-۳۰ مطابق ماہ رجب ۱۴۰۹ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں مضامین حسبِ معمول اولاً ماہنامہ "محدث" کو بغرضِ اشاعت بھیجے گئے تھے۔ مگر شاید ادارہ کسی خاص مصلحت کا شکار ہو گیا یا ماہنامہ کے مقررہ اعلیٰ معیار پر پورے نہ اتر پائے، بہر حال بعد میں ان دونوں مضامین کو جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ملاحظہ اور جواب کے لیے بھیجا گیا۔ آں محترم نے یہ دونوں مضامین اپنے دو رسالوں "ماہنامہ میثاق لاہور"[۲] اور "ماہنامہ حکمتِ قرآن لاہور"[۳] میں بعینہٖ شائع فرما دیے۔

زیرِ نظر فتوی میں سوال کے پہلے حصہ کا جواب مجموعی اعتبار سے ماشاء اللہ بہت خوب ہے۔ البتہ سوال کے دوسرے حصہ کی بعض عبارتوں کے متعلق راقم کو چند معروضات خاص طور پر پیش کرنی ہیں:

(۱) سوال کے پہلے حصہ کے جواب میں فاضل کیلانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"..... اگر وہ عینی نجاست سے پرہیز کرنے والے ہوں، نظافت کے پابند ہوں، بالخصوص جب اسلامی اصولِ نظافت سے باخبر ہوں تو ضرورت کے وقت اور بوقت مجبوری ان کا پکا ہوا کھانا حلال ہے۔"[۱]

اس بارے میں آں محترم نے اوپر جن چند شرائط (مثلاً "نظافت کے پابند ہوں"..... اور ضرورت کے وقت اور بوقتِ مجبوری") کا ذکر کیا ہے۔ ہم بصد احترام ان سے اس کی دلیل طلب کرتے ہیں اور یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا اگر کوئی غیر مسلم شخص کھانے کے تمام برتن اور کھانا پکانے میں استعمال ہونے والے اپنے جسمانی اعضاء پانی سے بخوبی دھو کر حلال اشیاء پر مشتمل کھانا پکائے تو ایک مسلم کے لیے یہ کھانا کھانا محض اس لیے حلال نہ ہوگا کہ اس کا پکانے والا اپنی عام زندگی میں نظافت و طہارت کا اس درجہ پابند نہیں

---

۱ ماہنامہ محدث لاہور ج ۱۹، عدد ۷، ص ۲۳، ۲۵

۲ ماہنامہ میثاق لاہور ج ۳۵ عدد ۹ ص ۶۹-۹۱ بمطابق ماہ ستمبر ۱۹۸۶ء

۳ ماہنامہ حکمتِ قرآن لاہور ج ۵ عدد ۹، ۱۰ ص ۵۵-۷۲ بمطابق اکتوبر۔ نومبر ۱۹۸۶ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جو اسلامی تعلیمات ا کی روشنی میں ایک مسلم سے متوقع ہے یا وہ اسلامی اصولِ نظافت و طہارت سے سرے سے بےخبر ہے یا باخبر تو ہے مگر عموماً اس کا اہتمام نہیں کرتا یا اس کا پکایا ہوا کھانا کھانے کی کوئی ناگزیر ضرورت یا مجبوری درپیش نہیں ہے؟

اس بارے میں جو چند شرائط کتاب وسنت میں بصراحت مذکور ہیں ان کا تفصیلی ذکر راقم نے اپنے مضمون "غیر اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ" میں کیا ہے۔ یہاں غیر ضروری طوالت سے بچنے کی خاطر ان شرائط کو مکمل نقل کرنے سے قصداً گریز کیا جا رہا ہے۔

(۲) بنی آدم کے لعاب دہن کی طہارت کی بحث ــــ میں آں محترم ایک مقام پر تحدید فرماتے ہیں:

"ابن قدامہؒ[ھ] اور احمد شاکرؒ کے مطابق تو اہل اسلام کی اکثریت اس کی طہارت کے قائل ہیں، یعنی وہ یہ فرق نہیں رکھتے کہ لعاب مسلمان کا ہے یا کہ کافر یا مشرک کا، لیکن تعجب ہے کہ انھوں نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ جب کہ بعض اہل ظاہرؒ، حسن بصریؒ اور ان سے ماقبل حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی طرف منسوب قول یہی ہے کہ: "مشرک چونکہ نجس ہیں اس لیے ان کا لعاب بھی نجس ہے[ے]۔"

امام ابن قدامہ مقدسی حنبلیؒ اور استاذ احمد شاکرؒ کا اپنے قول کی تائید میں کوئی دلیل پیش نہ کرنے کا شکوہ بجا ہے لیکن چونکہ یہ امر جمہور کے نزدیک مشہور و معروف رہا ہے۔ شاید اسی باعث آں رحمہا اللہ نے اس کی دلیل جمع کرنے کی حاجت محسوس نہ کی ہو، واللہ اعلم، بہرحال جہاں تک قرآن کریم میں "اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ[ے] (حقیقتاً مشرک نجس ہیں) مذکور ہونے کا تعلق ہے تو اس سے مراد مشرکین کی اعتقادی نجاست ہے نہ کہ ظاہری، جسمانی اور حقیقی جیسا کہ تمام مفسرین متقدمین و متاخرین نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے، چنانچہ امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں: "مشرکین اپنی باطنی خباثت کے باعث

ھ مغنی لابن قدامہؒ ج ۱ ص ۴۹ ـ ے محدث ج ۱۹ عدد ۷ ص ۲۹، ۳۰

ے سورۃ التوبۃ: ۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجس ہیں۔ [8] حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: یہ آیت کریمہ مشرک کی نجاست پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ صحیح میں موجود ہے: "المؤمن لا ینجس" مگر مشرک کے بدن کی نجاست کے متعلق جمہور کا قول ہے کہ ان کا بدن اور ذات نجس نہیں ہیں۔ [9] الخ" شیخ عبدالرحمٰن الجزیریؒ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کا قول اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ سے مراد معنوی نجاست ہے کہ جس کا حکم شارع نے بیان فرما دیا ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ مشرک کی ذات بھی خنزیر کی ذات کی طرح نجس ہے۔" [10] علامہ ابن نجیم حنفیؒ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کے قول کہ مشرکین نجس ہیں سے مراد ان کے اعتقاد کی نجاست ہے۔" [11] مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا ہے: "مشرک لوگ (بوجہ عقائد خبیثہ) نرے ناپاک ہیں" [12] اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ مرحوم فرماتے ہیں: "ناپاک ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ بذاتِ خود ناپاک ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اعتقادات، ان کے اخلاق، ان کے اعمال اور ان کے جاہلانہ طریق زندگی ناپاک ہیں [13] الخ۔" مشہور صحیح حدیث: "إِنَّ الْمُسْلِمَ، الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ (حَيًّا وَمَيِّتًا)"۔ [14] کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مشرکین کی نجاست محض حکمی اور اعتقادی ہو، بدنی اور حقیقی نہیں۔ علامہ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبیؒ "بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد" میں فرماتے ہیں: "جن علماء نے مشرکین کے لعاب کو نجس قرار دیا ہے انہوں نے اصلاً مشرک کو خنزیر پر قیاس کیا ہے کہ جس کی نجاست عینی اور حقیقی کتاب اللہ میں وارد ہے۔" [15]

٨؎ القرآن الکریم مع تفسیر جلالینؒ بہامش المصحف الشریف ص ۲۴۳ ٩؎ تفسیر ابن کثیرؒ ج ۱ ص ۳۴۶

١٠؎ الفقہ علی المذاہب الاربعہ للجزیری ج ۱ ص ۶ ١١؎ بحر الرائق لابن نجیمؒ

١٢؎ تفسیر و ترجمہ اختصار شدہ بیان القرآن للتھانوی ص ۱۹۲

١٣؎ تفہیم القرآن للمودودی ج ۲ ص ۱۸۶ حاشیہ ۲۵ ١٤؎ صحیح بخاریؒ مع فتح الباری ج ۱ ص ۳۹۰-۳۹۱

ج ۳ ص ۱۲۵، صحیح مسلمؒ کتاب الحیض ص ۱۱۵، ۱۱۶، سنن ابوداؤدؒ مع عون المعبود ج ۱ ص ۹۲

جامع ترمذیؒ مع تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۱۶، سنن نسائیؒ مع التعلیقات السلفیۃ ج ۱ ص ۳۲-۳۳،

سنن ابن ماجہؒ کتاب الطہارۃ باب ۸۰، مسند احمدؒ ج ۲ ص ۲۳۵، ۳۸۲، ۴۷۱، ج ۵ ص ۳۸۴، ۴۰۲

١٥؎ بدایۃ المجتہد لابن رشدؒ ج ۱، ص ۳۰-۳۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ مذکورہ بالا صحیح حدیث (إنَّ المُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ) کی شرح میں بیان فرماتے ہیں:

"بعض اہل الظاہر نے اس حدیث سے یہ مفہوم لیا ہے کہ کافر نجس العین ہیں۔ اپنے اس مفہوم کی تائید میں وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پیش کرتے ہیں إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ لیکن جمہور علماء نے جواباً اس حدیث کی یہ مراد بیان کی ہے کہ مؤمن مجانبت النجاسات کے اعتیاد کے باعث طاہر الاعضاء ہوتا ہے برخلاف اس کے مشرک نجاست سے عدم تحفظ کے باعث نجس ہیں۔ نیز اس آیت کی مراد یہ ہے کہ مشرک اپنے اعتقاد و استقذار میں نجس ہیں۔ جمہور علماء کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کو مباح قرار دیا ہے۔ جو مسلمان مرد ان کتابیہ عورتوں سے مضاجعت کرتے ہوں بظاہر وہ ان کے پسینہ سے نہیں بچ سکتے، مگر کسی مسلمان مرد پر کسی کتابیہ کے پسینہ کے باعث غسل واجب نہیں ہوتا۔ اس پر غسل فقط ان باتوں سے واجب ہوتا ہے جن سے کسی مسلمان عورت کے باعث ہوتا ہے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر مرد و زن کے درمیان (احکام میں) کوئی فرق نہ ہو تو زندہ آدمی نجس عین نہیں ہے۔"[۱۶]

واضح رہے کہ پسینہ اور لعاب دونوں کا حکم باتفاق علماء یکساں اور ایک ہی ہے۔ جہاں تک "بعض اہل ظاہرؒ، حسن بصریؒ اور ان سے ماقبل حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی طرف منسوب قول کا تعلق ہے تو اس کا ضعف اوپر واضح کیا جا چکا ہے۔ یہاں ابن ملک کی اس روایت کا ذکر کر دینا بھی فائدہ سے خالی نہیں جسے ملا علی قاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے متعلق نقل کیا ہے یعنی یہ کہ آں رضی اللہ عنہ مشرکین کو خنزیر کی طرح نجس جانتے تھے اور حسن بصریؒ کے متعلق مروی ہے کہ اگر کوئی مشرک ان سے مصافحہ کر لیتا تو وہ وضو فرمایا کرتے تھے۔ حسن بصریؒ کے اس مبالغہ آمیز فعل کو اشعثؒ کی

۱۶ـہ فتح الباری لابن حجرؒ ج ۱ ص ۳۹۰ وکذا فی عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۹۲ وتحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذیؒ ج ۱ ص ۱۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت سے امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر[۱۷] میں بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حسن بصریؒ اور بعض اہل الظاہر کا مذکورہ موقف دراصل مشرکین سے بُعد اور احتراز میں مبالغہ پر محمول کیا گیا ہے۔ جیسا کہ شارح ترمذیؒ علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے "تحفۃ الاحوذی"[۱۸] میں بیان کیا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ خود محترم مولانا کیلانی صاحب نے ص۲۴ پر غیر مسلم مشرک کی نجاست کو "حکمی" اور ص۳۰ پر بعض اہل الظاہرؒ حسن بصریؒ اور عبداللہ بن عباسؓ کے اقوال کو "شاذ" درج کیا ہے۔

(۳) نمبر ۲ کے تحت نقل کردہ قول کو "شاذ" تسلیم کرنے کے بعد فاضل کیلانی صاحب اس طرح رقمطراز ہیں:

"لیکن اگر ہم اس شاذ قول کو چھوڑ دیں تو بھی مکروہ تو ہوگا ہی۔ کیونکہ بنی آدم کے جسم میں جراثیم کا سلسلہ تو قائم ہی ہے بالخصوص لعاب دہن میں، صرف مسلمان کا لعاب پاک بھی ہے اور شفا بھی الخ۔"[۱۹]

سوال کے اس دوسرے حصے کے جواب میں محترم مولانا کیلانی صاحب نے پورا زور کافر و مشرک کے لعاب دہن کی نجاست کے بجائے اس کی کراہت ثابت کرنے پر صرف کیا ہے۔ چنانچہ آں محترم نے اس عبارت میں لعاب کافر کے "مکروہ" ہونے کی پہلی علت بنی آدم کے لعاب میں جراثیمی سلسلہ کا وجود بتائی ہے۔ کیا "مسلمان" یا "مومن" بنی آدم سے فوق ترکوئی اور مخلوق ہوتا ہے کہ اس کے لعاب میں جراثیمی سلسلہ کی مذکورہ علت موجود نہیں ہوتی؟ بلکہ ان محترم کے جواب کے پیش نظر تو یہ نتیجہ اخذ کرنا بھی غلط نہ ہوگا کہ شاید مسلمان یا مومن کے لعاب میں جراثیم کش مادہ کی آمیزش ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں خلاف واقعہ امر ہیں۔

(۴) فاضل کیلانی صاحب نے لعاب کافر کے "مکروہ" ہونے کی دوسری دلیل کے طور پر مسند امام احمد بن حنبلؒ ج ۱ ص۴۱۳، ج ۳ ص۸۲ کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

---

[۱۷] تفسیر ابن کثیرؒ ج ۱ ص۳۴۶ [۱۸] تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی للمبارکفوریؒ ج ۱ ص۱۱۶

[۱۹] ماہنامہ محدث ج ۱۹، عدد ۷، ص۳۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی حدیث نقل فرمائی ہے اور پھر اس سے جو فائدہ اخذ فرمایا ہے وہ آں محترم کے الفا

میں اس طرح ہے :

" اور شیطان چونکہ رأس المشرکین ہے اس کے باوجود آپ نے نماز نہ چھوڑی اور نہ ہی ہاتھ دھویا تو معلوم ہوا کہ مشرک کا لعاب بھی پاک ہے۔ البتہ کراہت سے انکار نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ۔" [20]

افسوس کہ محولہ بالا روایت میں بھی اس بات کی کوئی صراحت موجود نہیں ہے کہ آں صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے لعاب کے باعث نماز میں کسی قسم کی "کراہت" فرما بھی تھی ، لہٰذا ہمیں تو یہ روایت آں محترم کے موقفِ "کراہت" کی تائید کے بجائے کافر و مشرک کے لعاب دہن کی عدم نجاست اور عدم کراہت کی دلیل معلوم ہوتی ہے۔

(۵) محترم کیلانی صاحب لعاب کافر کو "مکروہ" قرار دینے کی آخری دلیل اس طرح بیان فرماتے ہیں :

" علاوہ ازیں لعاب دہن کی ایک ایسی خصوصیت بھی ہے جو کہ باقی جسم کو حاصل نہیں ہے کہ جیسے انسان کھٹی چیز کھانے لگے تو لعاب میں کٹھاس (کھٹاس) آجائے گی میٹھی چیز کھانے لگے تو مٹھاس کا اثر ہو گا۔ کڑوی چیز کھانے سے پہلے کڑواہٹ پہلے ہی معلوم ہونے لگتی ہے۔ علی ہذا القیاس ۔ دماغ میں نفرت ہو تو لعاب دہن میں بھی اس کی خصوصیت اور اگر محبت ہو تو اس میں اس کی حلاوت ہو گی۔ اس لیے اگر دونوں کے لعاب کو پاک بھی کہا جائے تو بھی مشرک کا لعاب مومن کے لعاب کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی دونوں کی ایک حیثیت ہو گی الخ ۔" [21]

آں محترم نے لعاب دہن کی جس خصوصیت کا اوپر ذکر کیا ہے وہ راقم کے نزدیک تو کافر و مشرک اور مومن و مسلم ہر ایک کے لعاب کے لیے بلا امتیاز یکساں ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کافر کوئی میٹھی چیز کھائے تو اسے کڑوی لگے اور کوئی مسلم کڑوی چیز بھی کھائے تو اُسے حلاوت محسوس ہو۔ پھر لعاب دہن (جو دراصل مخصوص قسم کے غدود کا رقیق

---

[20] ماہنامہ محدث ج ۱۹ عدد ۷ ص ۳۰ [21] ایضاً ص ۳۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے) یں کسی خارجی مادہ کی آمیزش سے اس کے ذائقہ کا بدل جانا ایک خالص طبیعی و کیمیاوی تبدیلی کا ثمرہ ہے۔ فکری و نفسیاتی عوامل سے لعابِ دہن کے خواص میں جن تبدیلیوں کی طرف آں محترم نے نشاندہی فرمائی ہے اس سے علومِ نفسیاتِ انسانی اور طب کے اکثر ماہرین تا ہنوز لاعلم ہیں۔ شاید اس خیالی اساس پر آں محترم نفوسِ انسانی کو نہیں بلکہ اس کے لعابِ دہن کو کفر، شرک اور اسلام، ایمان سے متصف کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ (اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ)

یہاں محترم مولانا کیلانی صاحب کے 'لعابِ مشرک کو "مکروہ" بتانے والے موقف کے متعلق یہ وضاحت بھی ضروری محسوس ہوتی ہے کہ بلاشبہ مشرک کے لعابِ دہن کو علماء کے ایک گروہ نے "مکروہ" بتایا ہے، لیکن صرف اس وقت جب کہ وہ شراب پیئے ہوئے ہوں اور یہ مذہب ابن القاسمؒ کا ہے جیسا کہ علامہ ابن رشد القرطبیؒ نے 'بدایۃ المجتہد'[22] میں ذکر کیا ہے، لیکن کسی سے کافر کے لعاب کے مکروہ ہونے کے اسباب میں جراثیمی سلسلہ کی موجودگی یا لعاب میں ذائقہ کی مانند نفسیاتی عوامل کا اثر انداز ہونا منقول نہیں ہے۔

(۹) اُوپر نمبر ۳ کے تحت فاضل کیلانی صاحب کا یہ قول گزر چکا ہے کہ:

"صرف مسلمان کا لعاب پاک بھی ہے اور شفاء بھی بالخصوص ...... الخ"[23]

اس عبارت میں خط کشیدہ لفظ "صرف" بتاتا ہے کہ مسلمان کے علاوہ ہر بنی آدم کا لعابِ دہن ناپاک اور شفاء کی ضد یعنی مرض ہے۔ کیا یہ مقامِ تعجب نہیں ہے کہ آں محترم نے اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کوئی دلیل پیش نہیں فرمائی ہے؛ ممکن ہے کہ آں محترم نے مسلمان کے لعابِ دہن کے شفاء ہونے کا اشارہ صحیحین کی اس حدیث سے اخذ کیا ہو:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا	"بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی یہ مٹی ہم میں

[22] بدایۃ المجتہد لابن رشد ج ۱ ص ۲۸ [23] ماہنامہ محدث ج ۱۹، عدد ۷ ص ۳۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا" ۲۴؎ — سے کسی کے لعاب کے ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا دیتی ہے"

لیکن فتویٰ کے آخری چند جملے اس شک کو تقویت دیتے ہیں کہ فاضل مجیب صاحب کے نزدیک بھی مومن کے لعاب کو شفاء قرار دینے کی محرک وہی عوامی اور ز... حدیث ہے جس کی طرف آں محترم نے اپنے ان جملوں میں اشارہ فرمایا ہے :

"اس لیے اگر دونوں کے لعاب کو پاک بھی کہا جائے تو بھی مشرک کا لعاب، مومن کے لعاب کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی دونوں کی ایک حیثیت ہوگی۔ ہو سکتا ہے ایک شفا ہو اور دوسرا بیماری سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ کا مفہوم مخالف بھی یہی ہے کہ سُؤْرُ الْكَافِرِ مَرَضٌ" ۲۵؎

اگر واقعی آں محترم کا اشارہ اسی عوامی حدیث یعنی "سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ" یا اس کی ہم معنی دوسری عوامی حدیث "رِيقُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ" کی طرف ہے تو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ دونوں حدیثیں قطعی طور پر "بے اصل" ہیں جیسا کہ مرفقہ مضمون میں بدلائل ثابت کیا گیا ہے۔ ان سطور کے ساتھ ہی ہم اپنی معروضات کے اس سلسلہ کو تمام کرتے ہیں۔

۲۴؎ صحیح بخاریؒ مع فتح الباری ج ۱۰ ص ۲۰۶،
صحیح مسلمؒ کتاب السلام باب ۵۳، سنن ابی داؤدؒ مع عون المعبود ج ۴ ص ۱۹،
ابن ماجہؒ ج ۲ ص ۱۱۶۳، مسند احمد بن حنبلؒ ج ۶ ص ۹۳۔

۲۵؎ ماہنامہ محدث ج ۱۹، عدد ۷، ص ۳۰۔

ضروری اعلان : جامعہ لاہور الاسلامیہ کے شعبۂ اعدادی، ثانوی اور مرحلہ وفاق المدارس میں داخلہ تیس ۳۰ شوال تک جاری رہے گا۔ خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ ۹۹ جے بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور ۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ